بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز کی حالت میں شلوار فولڈ کرنے کا حکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ دعوت اسلامی والوں نے ایک مسئلہ بیان کیا ہے عوام الناس میں کہ ٹخنے ننگے کرنے کے لیے شلوار چادر لنگی پینٹ وغیرہ نیچے سے فولڈ کرنا مکروہ ہے چادر وغیرہ اوپر سے بھی فولڈ کرنا بھی مکروہ ہے

آپ اس کا شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں

سائل: محمد جمیل۔ سیالکوٹ کینٹ

03087676077

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا تکبر کے ارادہ ہو تو حرام ہے اور بلا قصدِ تکبر مکروہ تحریمی ہے۔ اگر غیر ارادی طور پر کبھی پائنچہ ٹخنوں سے نیچے لٹک جائے تو معاف ہے، لیکن جان بوجھ کر ایسا کرنا یا لباس ہی ایسا سلوانا جائز نہیں۔ یہ متکبرین کی علامت ہے۔ اگر کسی کا لباس ایسا ہو کہ ٹخنے ڈھک جاتے ہوں تو اسے کم از کم نماز سے پہلے پائنچہ اوپر کر لینا چاہیے، کیونکہ جو فعل نماز سے باہر گناہ ہو، نماز میں اس کا گناہ مزید بڑھ جاتا ہے۔

اگر شلوار یا پینٹ بڑی ہو تو نماز پڑھنے کے لیے دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) اسی حالت میں (یعنی ٹخنے ڈھکے) نماز پڑھنا

(۲) پائینچے موڑ کر نماز پڑھنا۔

پہلی صورت میں وہ مندرجہ بالا ان تمام احادیث کی خلاف ورزی کرنے والے ہوں گے، جن میں اس عمل کی قباحت بیان کی گئی ہے، لہٰذا ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ نماز سے قبل پائینچے موڑ لیں تاکہ کم از کم نماز کی حالت میں اس گناہ سے بچ سکیں لہذا نماز میں پائینچے موڑ کر ٹخنوں کو کھلا رکھنا ضروری ہے۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے اگر کسی کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہے، تو وہ نماز سے قبل اپنے پائینچے نہ موڑے کیونکہ یہ عمل مکروہ ہے، جس سے نماز میں کراہت آتی ہے، حتی کہ ان میں سے بعض نے اس عمل کو مکروہِ تحریمی قرار دیا ہے، اور بعض نے کہا کہ نماز واجبُ الاعادہ ہو گی۔

ان کے دلائل

یہ حضرات اپنے اس موقف اور مسلک کی تائید میں کئی دلائل پیش کرتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

پہلی دلیل:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث مبارک جس میں کپڑے اور بالوں کو سمیٹنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، لاَ أَكُفُّ شَعْرًا وَلاَ ثَوْبًا.

(صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب لا یکف ثوبہ فی الصلاۃ، حدیث نمبر: 816)

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں، اور نہ بالوں کو سمیٹوں اور نہ کپڑوں کو۔

دوسری دلیل:

فقہاء کی وہ عبارتیں ہیں جن میں "کَفِّ ثوب" کی کراہت کا حکم بیان کیا گیا،

وَ كُرِهَ كَفُّه: أَيْ رَفْعُه، وَلَوْ لِتُرَابٍ، كَمُشَمِّرٍ كُمٍّ أَوْ ذَيْلٍ.

در مختار علی رد المحتار ج2ص406

ترجمہ:

کپڑے کو سمیٹنا، چاہے مٹی سے بچنے کے لیے ہو، جیسے آستین چڑھانا اور دامن سمیٹنا مکروہ ہے۔

اور شامی میں اس کے تحت لکھا ہے:

"وَأَشَارَ بِذٰلِكَ الىٰ أَنَّ الْكَرَاهَةَ لاَ تَخْتَصُّ بِالْكَفِّ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ"

اس سے اشارہ کیا ہے کہ کپڑا سمیٹنے کی کراہت نماز کی حالت کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

(رد المحتار۔ج2ص406)

پہلی عبارت میں مطلقاً کپڑا سمیٹنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے، اور شامی میں یہ صراحت کی گئی کہ کپڑا سمیٹنا، چاہے نماز کے اندر ہو، یا اس سے پہلے، دونوں حالتوں میں مکروہ ہے، لہٰذا یہ نتیجہ نکلا کہ انسان جو کپڑا پہنے ہوئے ہو، اگر اسے کہیں سے بھی موڑے، تو یہ عمل مکروہ ہو گا، اور پائینچے موڑنا بھی اسی قبیل سے ہے، لہٰذا یہ بھی مکروہ ہو گا۔

تیسری دلیل:

پائینچے موڑنے سے ہیئت بدل جاتی ہے، اور بری ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے، لہٰذا پائینچے موڑنے کا عمل بھی مکروہ ہو گا۔

مخالفین کے دلائل کا جائزہ:

پہلی دلیل کا جائزہ:

پہلی دلیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جس حدیث سے پائینچے نہ موڑنے پر استدلال کیا گیا ہے اس حدیث میں "کف ثوب" (یعنی کپڑے سمیٹنے) سے مراد "ازار" کے علاوہ قمیص اور چادر وغیرہ ہیں،

اس کی حکمت کے متعلق علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَالْحِكْمَةُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّه اذَا رَفَعَ ثَوْبَه وَشَعْرَه عَنْ مُبَاشَرَةِ الْأَرْضِ أَشْبَهَ الْمُتَكَبِّرَ"

(فتح الباری۔ج2ص377، کتاب الصلوۃ، باب السجود علی سبعہ اعظم)

حکمت اس میں یہ ہے کہ جب وہ اپنے کپڑے اور بالوں کو مٹی لگنے کے ڈر سے اٹھائے گا، تو اس میں متکبرین کے ساتھ مشابہت پیدا ہو گی۔

پائینچے موڑنا سنت پر عمل کرنے کے لیے ہوتا ہے، نہ کہ تکبر کی وجہ سے لہٰذا یہ اس حدیث کے تحت داخل نہیں

ایک دوسری حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

حدیث سے پائینچے موڑنے کی تائید

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس طرح نماز پڑھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازار کو نیچے سے اٹھائے ہوئے تھے:

عن أبي جُحَيفة قال: .... فرأيتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم خَرَجَ في حُلَّةٍ مُشَمِّراً. فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ إلى الْعَنَزَةِ..

(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب التشمر فی الثیاب، حدیث نمبر: 5786)

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے لباس میں تشریف لائے، جس میں ازار کو نیچے سے اٹھائے ہوئے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

ایک دوسری سند میں یہ الفاظ بھی ہیں: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلىٰ بَرِيْقِ سَاقَيْهِ...

صحابی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازار نیچے سے اتنی اٹھا رکھی تھی، گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک ابھی تک دیکھ رہا ہوں۔

اس حدیث میں ایک لفظ آیا ہے "مُشَمِّراً" جو "تشمیر" سے بنا ہے، اور تشمیرُ الثوبِ کے معنی لغت میں ہیں: آستین چڑھانا، پائینچے موڑنا، پاجامہ ٹخنوں سے اوپر کرنا۔

(القاموس الوحید ۔مادہ: ش م ر)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں: "رَفَعُ أَسْفَلِ الثَّوْبِ" یعنی کپڑے کے سب سے نچلے حصے کو اٹھانا۔ جس کی ایک شکل پینٹ یا پائجامے کے پائینچے موڑنا بھی ہے۔

(فتح الباری۔ج2ص315)

پائینچے موڑنا "کفِّ ثوب" کی حدیث کے تحت داخل نہیں

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ احادیث میں "کفِّ ثوب" کی جو ممانعت آئی ہے، وہ "ازار" وغیرہ کے علاوہ میں ہے:

وَيُؤخَذُ مِنْهُ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ مَحَلُّهُ فِيْ غَيْرِ ذَيْلِ الْاِزَارِ . . .

(فتح الباری۔ج2ص216)

اس حدیث سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ نماز میں "کف ثوب" کی ممانعت "ازار" کے نچلے حصے کے علاوہ میں ہے۔

اب بات بالکل واضح ہوگئی کہ پہلی حدیث میں "کف ثوب" سے مراد "ازار" کے علاوہ دیگر کپڑے ہیں، اور ان کپڑوں میں "کف ثوب" کی علت متکبرین کے ساتھ مشابہت ہے، اور دوسری حدیث سے یہ واضح ہوگیا کہ "ازار" کے نچلے حصے کو اٹھانا، یا موڑنا "کف ثوب" کی ممانعت میں داخل نہیں،

دوسری دلیل کا جائزہ:

فقہ کی کتابوں میں جس "کف ثوب" کو مکروہات میں شمار کیا گیا ہے، وہاں بھی "کف ثوب" یعنی کپڑے سمیٹنے سے مراد "ازار" کے علاوہ دیگر کپڑے ہیں، اور پینٹ یا پائجامہ وغیرہ کا موڑنا اس میں داخل نہیں، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ فقہ کی عام کتابوں میں "کف ثوب" کی مثال میں آستین اور قمیص کے دامن کا تذکرہ ملتا ہے، کہیں ازار یا پائجامے کا ذکر نہیں ملتا۔

نیز فقہ کی کتابوں میں بھی "کف ثوب" کی علت متکبرین کے ساتھ مشابہت بیان کی گئی ہے۔

"(وَ كَفَّ ثَوْبَه) لِأَنَّهُ نَوْعُ تَجَبُّرٍ"

(تبیین الحقائق ۔ج1ص164، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا)

ترجمہ:

نماز کے مکروہات میں کپڑے کا سمیٹنا ہے؛ کیوں کہ یہ تکبر کی ایک قسم ہے۔

تیسری دلیل کا جائزہ:

تیسری دلیل یہ ہے کہ پائینچے موڑنے سے کپڑے کی ہیئت بدل جاتی ہے اور بری ہیئت کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے،

جواب:

ٹخنوں سے اوپر پائینچے رکھنے کو بدہیئتی قرار دینا درست نہیں کیونکہ ضابطہ ہے کہ جو ہیئت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو، وہ بری ہیئت نہیں ہوسکتی، اور اس ہیئت کے ساتھ نماز مکروہ نہیں ہوگی، اور ٹخنے کھلے رکھنے، نیز "ازار" اوپر اٹھانے کا عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ لہٰذا اسے بدہیئتی قرار دینا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ کی سنت کے خلاف ہوگا۔

نماز سے پہلے پائینچے موڑنے کے سلسلے میں علماءِ حق کے فتاویٰ

نماز سے قبل پائینچے موڑنے کے جواز کے فتاویٰ، کتابوں میں کثرت سے موجود ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر ہم صرف دو فتووں پر اکتفاء کرتے ہیں، ایک دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ، دوسرا علماءِ عرب کا فتویٰ۔

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

دارالعلوم دیوبند کے فتوے میں سائل نے نماز سے قبل پائینچے موڑ کر ٹخنے کھولنے سے متعلق مسئلہ دریافت کیا ہے، بعض مخالفین نے جو اسے شبہے میں ڈالا تھا، ان کے دلائل کا مدلل جواب بھی طلب کیا ہے، فتوے میں ان تمام دلائل کے تسلی بخش جوابات دیے گئے ہیں، اور نماز سے قبل پائینچے موڑنے کے عمل کو درست قرار دیا گیاہے، فتویٰ بعینہ آپ کی خدمت میں پیش ہے:

سوال: کیا پائینچے ٹخنوں سے نیچے اگر ہو رہے ہوں تو انھیں اگر موڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو پائینچے موڑنے کا عمل مکروہ تحریمی کہلائے گا اور نماز واجب الاعادہ ہو گی، نیز اگر کپڑے یا ٹوپی کا کوئی حصہ مڑ جائے تو تب بھی یہی حکم ہے؟ اس کے حوالے میں بریلوی حضرات مختلف فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں

(1) علامہ ابن العابدین الشامی فرماتے ہیں: أَيْ كَمَا لَوْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُشَمِّرٌ كُمَّه أَوْ ذَيْلَه وَأَشَارَ بِذٰلِكَ الى أَنَّ الْكَرَاهَةَ لاَ تَخْتَصُّ بِالْكَفِّ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ. (ردالمحتار)

(2) وَ كُرِهَ كَفُّه أَيْ رَفْعُه وَلَوْ لِتُرَابٍ كَمُشَمِّرٍ كُمٍّ أَوْ ذَيْلٍ. (درمختار)

(3) جوہرہ نیرہ میں ہے: وَلاَ يَكُفُّ ثَوْبَه وَهُوَ أَنْ يَرْفَعَه مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَوْ مِنْ خَلْفِه اذَا أَرَادَ السُّجُوْدَ. (الجوہرۃ النیرۃ ۱/ ٦٣)

(4) قالَ علیه السلامُ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلىٰ سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لاَ أَكُفُّ ثَوْبًا وَلاَ أَعْقُصُ شَعْرًا.

(5) حضرت امام بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: کف ثوب کرنے والے کی نماز مکروہِ تحریمی ہے۔

آپ سے درخواست یہ ہے کہ ان حوالوں کا مدلل جواب دیں۔

جواب: ٹخنوں سے نیچے پائجامہ یا لنگی لٹکانا ان سخت گناہوں میں سے ایک ہے، جن پر جہنم کی وعید آئی ہے؛ اس لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس حکم کی خلاف ورزی کر کے ٹخنے سے نیچے پائجامہ اور پینٹ وغیرہ لٹکائے، عام حالات میں بھی یہ جائز نہیں ہے، اور نماز میں تو اور زیادہ قبیح ہے، "اِسبال" (ٹخنے سے نیچے پائجامہ یا پینٹ وغیرہ لٹکانا) مطلقاً ناجائز ہے، اگرچہ "مسبل" (لٹکانے والا) یہ ظاہر کرے کہ میں تکبر کی وجہ سے نہیں کر رہا ہوں؛ ہاں! اگر غیر اختیاری طور پر ایسا ہو جائے، یا کسی یقینی قرینے سے معلوم ہو کہ اس میں کبر نہیں تو یہ حکم نہیں لگے گا، جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں ہے۔

لہٰذا تکبر اور غیر تکبر کے درمیان فرق کرنا، ایک کو ناجائز اور دوسرے کو جائز کہنا، یا ایک کو مکروہ تحریمی اور دوسرے کو تنزیہی شمار کرنا شراح حدیث کی تشریح کے مطابق صحیح نہیں؛ اس لیے کہ حدیث کے اندر ٹخنے سے نیچے ازار وغیرہ لٹکانے اور اس کے کھینچنے کو تکبر کی علامت قرار دیا گیاہے، اور جن احادیث کے اندر "خیلاء" کی قید مذکور ہے، یہ قید احترازی نہیں ہے؛ بلکہ قید اتفاقی یا واقعی ہے کہ ازار لٹکانے والا متکبر ہی ہوتا ہے، ورنہ کیا وجہ ہے کہ ٹخنوں سے اونچا پائجامہ یا پینٹ پہننے میں عار آتی ہے، یا ایسے پہننے والوں کو نظر حقارت سے کیوں دیکھتے ہیں؟ اس بابت ان سے مضحکہ بھی کرتے ہیں،...

.یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسبال مطلقاً "جر ثوب" یعنی کپڑا گھسیٹنے کو مستلزم ہے، اور جر ثوب تکبر کو مستلزم ہے، اگر چہ پہننے والا تکبر کا ارادہ نہ کرے۔ (فتح الباری ۱۰/ ۲۵۴)....

لہٰذا اگر کوئی آدمی اس گناہ کا مرتکب ہوتا ہے یعنی لنگی پینٹ وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکا کر پہنتا ہے لیکن یہ نماز کے وقت پائینچے کو اوپر چڑھا لیتا ہے تاکہ نماز کے وقت کم از کم گناہ سے بچے، اور اس حدیث کا مصداق نہ بنے اور اس کی نماز اللہ کے یہاں مقبول ہو جائے تو یہ عمل مستحسن ہو گا نہ مکروہ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بوقتِ نماز پائینچے کو اوپر چڑھا کر نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی کہنا نہ تو شرعاً صحیح ہے اور نہ عقلاً، سوال میں فقہاء کی جن عبارتوں اور ترمذی کی جس حدیث سے استدلال کیا گیاہے ان سے ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتا، ذیل میں یہ عبارت ذکر کی جاتی ہیں:

كَمُشَمِّرٍ كُمٍّ أَوْ ذَيْلٍ أَيْ كَمَا لَوْ دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ وَهُوَ مُشَمِّرٌ كُمِّه أَوْ ذَيْلِه وَأَشَارَ بِذٰلِكَ الى أَنَّ الْكَرَاهَةَ لاَ تَخْتَصُّ بِالْكَفِّ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

وَلاَ يَكُفُّ ثَوْبَه وَهُوَ أن يَرْفَعَه مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَوْ مِنْ خَلْفِه اذَا أَرَادَ السُّجُوْدَ.

قال علیه السلام أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلىٰ سَبْعَةِ أَعْظُمٍ لاَ أَكُفُّ ثَوْباً وَلاَ أَعْقُصُ شَعْراً.

حدیث شریف اور فقہی عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے لیے مکروہ ہے کہ وہ آستین چڑھا کر نماز میں داخل ہو، یا دورانِ نماز اپنے کپڑے کو آگے پیچھے سے سمیٹے تاکہ مٹی وغیرہ نہ لگے، یا پہلے سے کپڑے کو اٹھائے رکھے، مٹی سے بچانے یا اظہارِ تکبر کے مقصد سے؛

چنانچہ کنز کی مشہور شرح تبیین الحقائق میں مکروہ ہونے کی علت لکھی ہے "وَلِاَنَّه نَوْعُ تَجَبُّرٍ" یعنی کراہت اظہار تکبر کی وجہ سے ہے اور اس کے حاشیہ میں "کف الثوب" کے تحت لکھا ہے "وهو أن يَضُمَّ أَطْرَافَه اِتِّقَاءَ التُّرَاب"

اسی طرح ہدایہ میں بھی اس کی علت "لأنه نَوْعُ تَجَبُّرٍ" لکھی ہے۔

حاصل یہ ہے کہ "کف ثوب" کا یا تو یہ مطلب ہے کہ دورانِ نماز کپڑا سمیٹے، صاحب غنیۃ المستملی نے یہی تفسیر کی ہے، اس صورت میں کراہت کی وجہ نماز میں دوسرے کام میں مشغول ہونا ہے، یا یہ مطلب ہے کہ مطلقاً "کف ثوب" مکروہ ہے، خواہ دورانِ نماز ہو یا کپڑا سمیٹ کر نماز میں کھڑا ہو، تو اس کی وجہ اظہارِ تکبر ہے کہ نماز میں فضول کام میں مشغول ہونا ہے،

نیز شامی کی عبارت "کمشمر کمہ..." (یعنی آستین چڑھا کر نماز پڑھنا) سے پائینچے وغیرہ کو چڑھا کر نماز پڑھنے کی کراہت پر استدلال صحیح نہیں ہے اس لیے کہ آستین چڑھا کر نماز پڑھنے کا کوئی شرعی مقصد نہیں ہے کیوں کہ اس سے بے ادبی اور تکبر ظاہر نہیں ہوتا ہے، بر خلاف نماز کے لیے پائینچے چڑھانا، یہ ایک نیک مقصد یعنی کم از کم دورانِ نماز گناہ سے بچنے کے لیے ہے اور اس میں نہ تو تکبر ہے اور نہ ہی بے ادبی۔

الغرض! ان عبارات سے اس پر استدلال کرنا کہ نماز پڑھنے کے وقت پائینچے کو اوپر چڑھانا مکروہِ تحریمی ہے، صحیح نہیں ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، فتوی(د): ۹۳=۲۱-۲/۱۴۳۲

علماء عرب کا فتویٰ

عرب کا ایک باشندہ جو نماز سے قبل پینٹ کے پائینچے موڑتا تھا، جب اس کے سامنے وہ حدیث آئی، جس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں نہ کپڑے سمیٹتا ہوں اور نہ بالوں کو اٹھاتا ہوں" تو اس نے اپنے اس عمل کا حکم اور حدیث کا مطلب دارالافتاء سے معلوم کیا۔

فتوے میں یہ بات بالکل واضح کر دی گئی ہے کہ نماز سے قبل پائینچے موڑنا "کف ثوب" کی ممانعت والی حدیث کے تحت داخل نہیں ہے، لہٰذا یہ عمل درست ہے، فتویٰ کا ترجمہ درج ذیل ہے:

سوال: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں اور نہ کپڑوں کو موڑوں اور نہ ہی بالوں کو سمیٹوں، اب سوال یہ ہے کہ ہم کام کے اوقات میں اپنے پائجامہ وغیرہ کو نیچے سے موڑتے ہیں تاکہ نماز کے وقت اسبال کے گناہ سے بچ سکیں تو کیا ہمارا یہ عمل درست ہے؟

جواب: الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ أما بعد! سب سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ سوال میں جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے، یہ حدیث "ولا أکف ثوباً وشعراً" نیز "ولا أکفت" کے الفاظ کے ساتھ کتب حدیث میں مذکور ہے، لیکن "وأن لا أطوی" کا لفظ غیر معروف ہے۔

رہا مسئلہ کا حکم، تو اسبال ازار یعنی شلوار لٹکانا نماز اور خارج نماز دونوں میں ممنوع ہے، جیسا کہ بہت ساری احادیث میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے، لہٰذا اگر کوئی مصلی اپنا کپڑا نماز کی حالت میں اسبال کی حد سے اوپر اٹھاتا ہے تو وہ مذکورہ بالا حدیث کا مصداق نہیں ہوگا، جس میں کپڑا موڑنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے؛ اس لیے کہ نماز اور خارج نماز میں کپڑے کا موڑنا ایک حکم شرعی ہے، اور کئی اہل علم نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ نماز میں کپڑا موڑنے میں کراہت اس وقت ہوتی ہے جب کہ یہ عمل بلا ضرورت ہو، اگر ضرورت کی وجہ سے ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، روض الطالب کے شافعی مصنف لکھتے ہیں کہ نمازی کے لیے بلا ضرورت اپنے بالوں اور کپڑوں کا سمیٹنا مکروہ ہے، فقط واللہ اعلم۔

خلاصہ:

اس پوری بحث اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ نیز محدثین کرام کی تشریحات اور فقہاء کی عبارتوں سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو گیا کہ اسبالِ ازار شریعت کی نگاہ میں ممنوع اور حرام ہے، چاہے اسبال ازار کرنے والا یہ دعویٰ کرے کہ اس میں تکبر نہیں ہے، نیز یہ مسئلہ بھی بالکل صاف ہو گیا کہ اگر کوئی مسلمان گناہ سے بچنے کے لیے نماز سے پہلے اپنی پینٹ وغیرہ کے پائینچے موڑتا ہے؛ تاکہ اس کی نماز سنت کے مطابق ہو اور وہ کم از کم نماز کی حالت میں اسبالِ ازار کے گناہ سے بچ سکے، تو اس کا یہ عمل بالکل درست ہے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے، لہٰذا جو حضرات نماز سے قبل پائینچے

موڑنے کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں ان احادیث اور محدثین کی ان تشریحات کو بغور پڑھنا چاہیے، جن میں اس عمل کی انتہائی مذمت اور قباحت بیان کی گئی ہے، اور پائینچے موڑنے اور ٹخنے کھولنے کے عمل کو درست قرار دیا گیا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

03فروری2020ء